﴿إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ﴾

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَشَرَ فِي الْكَوْنِ دَلَائِلَ وُجُودِهِ وَقُدْرَتِهِ، وَأَقَامَ لِلْعَالَمِينَ بَرَاهِينَ تَدْبِيرِهِ وَحِكْمَتِهِ، نَحْمَدُهُ حَمْدًا يَلِيقُ بِكَمَالِ جَلَالِهِ وَوَحْدَانِيَّتِهِ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ، وَمَنْ سَارَ عَلَى دَرْبِهِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَيَا عِبَادَ اللَّهِ: اتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ، وَاجْعَلُوا الْإِيمَانَ بِالْغَيْبِ يَقِينًا فِي قُلُوبِكُمْ، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ: **﴿الم* ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ* الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ﴾**.

عزیزانِ مَن، اَصحابِ اِیمان! ہمارا آج کا موضوعِ سُخن ایک ایسے اہم مسئلہ کے بارے میں ہے جسے رب تعالیٰ نے اپنی کتابِ عزیز فرقانِ حمید میں مکالمے، دَلائل اور براہین کے ساتھ بیان فرمایا ہے، یہ عظیم موضوع ایمان بالغیب کا ہے، جسکے حاملین کی اللہ تعالیٰ نے مدح سرائی فرمائی ہے، اور اپنے اِس قول میں اُنہیں کامیابی کی بشارت دی ہے، **﴿أُولَئِكَ عَلَى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾**، "وہی لوگ اپنے رب

کے راستہ پر ہیں، اور وہی نجات پانے والے ہیں"، اور ایمان بالغیب کا سب سے عظیم درجہ ربُّ العالمین کی ذات پر ایمان کا ہے، اُس عظیم ذات پر ایمان کا کہ آنکھیں جسے دیکھنے سے قاصر ہیں، حواس و خیالات اُسکا اِحاطہ کرنے سے عاجز ہیں، لیکن اُس ذاتِ لا مثال نے اپنے وجود پر ایسے دلائل و بَراہین قائم فرمائے ہیں کہ جنکی نہ تردید کی جا سکتی ہے اور نہ اُنہیں جُھٹلایا جا سکتا ہے، یہ دلائل اُسکی تخلیقِ بدیع اور باریک و لطیف صَنعت گری میں نظر آتے ہیں،

یہی وہ بات ہے جس میں جنابِ خلیل اللہ ابراہیم علیہ السلام نے غور و فکر فرمایا، چنانچہ جب اُنہوں نے سورج چاند اور ستاروں کی گردش کو دیکھا تو یقین فرمالیا کہ یہ عظیم تخلیقات اور اُسکا انتہائی دقیق و مرتَّب نظام اُس ذاتِ باکمال کا بنایا ہوا ہے جو حیّ و قیّوم ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَكَذَلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ﴾، "اور ہم نے اسی طرح ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کے عجائبات دکھائے اور تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے".

برادرانِ ایمان! عُقولِ سَلیمہ اس بات پر متفق ہیں کہ لا مُحالہ ہر پیدا ہوئی چیز کا کوئی پیدا کرنے والا ہے، ہر بنائی گئی چیز کا کوئی بنانے والا ہے، کوئی اِلہِ واحد ضرور ہے جس نے ساری کائنات کو عَدَم سے وُجود بَخشتا ہے، اور وہ اِلہِ واحد اللہ سبحانہ وتعالی کی ذات ہے، اُسی کا ارشادِ عالیشان ہے: ﴿ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ﴾، "یہی اللہ تمھارا رب ہے، اُس کے سوا اور کوئی معبود نہیں، ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے پس اُسی کی عبادت کرو، اور وہ ہر چیز کا کارساز ہے".

میرے بھائیو! خالقِ اَرض وسَما، مُوجِدِ کَون ومَکاں، اللہ سبحانہ وتعالی نے آپکو اپنی قدرت کے عَجائب میں غور وفکر کرنے کی دعوت دی ہے، تو ذرا غور فرمائیے! یہ وسیع وعریض کائنات آپکے سامنے ہے، جو اپنے حَجم وجِسامت میں عظیم الشان ہے، اپنی صنعت و خِلقت میں دقیق ولطیف ہے، جسکا نظام ظاہر ومَخفی حِکمتوں سے لبریز ہے، جسکا ذرّہ ذرّہ قُدرتِ خُداوَندی پر گواہ ہے، تو کیا یہ سب کچھ اپنے خالق کے وُجود پر دلالت نہیں کرتا؟ جی ہاں دوستو، یہ ایک ذاتِ اِلٰہی کی عظیم کاریگری کا شاہکار ہے، جو اُسکے وُجود پر دلالت

کرتا ہے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے:﴿صُنْعَ اللَّهِ الَّذِي أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ﴾، "اس اللہ کی کاریگری سے جس نے ہر چیز کو مضبوط بنا رکھا ہے".

میرے بھائیو! اِن عظیم اَجرامِ سماویہ کی طرف نظر دوڑائیے، نہ رُکنے والی مُسلسَل گردشِ اَفلاک دیکھیے، کیا یہ عظیم تدبیر وقدرت والے اِلٰہِ واحد کے وجود پر دلیل نہیں؟ اُسی مُدبِّر و قادِر کا فرمان ہے:﴿إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ﴾، "بے شک تمھارا رب اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر قرار پکڑا، رات سے دن کو ڈھانک دیتا ہے کہ وہ اس کے پیچھے دوڑتا ہوا آتا ہے، اور سورج اور چاند اور ستارے اپنے حکم کے تابعدار بنا کر پیدا کیے، اسی کا کام ہے پیدا کرنا اور حکم فرمانا، اللہ بڑی برکت والا ہے جو سارے جہان کا رب ہے".

برادرانِ اسلام! ذرا غور فرمائیے، سورج اور ستاروں کی اپنے اپنے مدار میں گردشِ پیہم دیکھیے، اُنکے چلنے کے مضبوط و مُنظّم نظام کا مُشاہدہ کیجیے، پھر دن اور رات کا یکے بعد

دیگرے اپنی اپنی مقررہ باری پر چلنے کا نظام دیکھیے، اس بارے میں رب تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ﴾، "نہ سورج کی مجال ہے کہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات ہی دن سے پہلے آسکتی ہے، اور ہر ایک، ایک آسمان میں تیر تا پھر تا ہے".

میرے بھائیو! آسمان و زمین کے بیچ مُعلّق بادلوں کو دیکھیں تو عقل بَشر دَنگ رہ جاتی ہے، رب تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ﴾، "اور بادل میں جو آسمان اور زمین کے درمیان حکم کا تابع ہے". جو وافر مقدار میں بھاری بھَرکَم پانی کو اُٹھائے ہوئے اپنی طبیعت کے بر خلاف فَضا میں مُعلّق و مُسخّر ہوتا ہے، کیا یہ کسی اِلٰہِ حکیم و مُدبِّر کے وجود پر دلیل نہیں؟ بلکہ غور و فکر کرنے والے ایک بندہ مومن کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں کی حرکت میں غور و فکر کرے، اپنی اُنگلیوں کی ساخت و تناسُب مُلاحظہ کرے، اپنے دل کی دھڑکنوں کو سُنے، اپنے جسم کے اعضاء اور اُنکی کارکردگی کو دیکھے، اُنکی ترتیب و ترکیب میں قُدرت کے عجائب اور اُسکی باریک و دقیق کارسازی کا مشاہدہ کرے، تاکہ اُس پر خالق کی قُدرت کی نشانیاں آشکارا ہو سکیں،

تو میرے بھائیو! کیا یہ سب کچھ بغیر کسی خالق و اِلٰہِ واحد کے مَعرضِ وُجود میں آسکتا ہے؟ ہر گز نہیں.

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ﴾، "اور خود تمھارے نفسوں میں بھی نشانیاں ہیں، پس کیا تم غور سے نہیں دیکھتے". اسی طرح کائنات کے باریک و دقیق قوانین میں بھی خالقِ عَلّام کی عظمت کے دلائل ہیں، ﴿وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ﴾، "اور اُنہیں وہی سمجھتے ہیں جو علم والے ہیں"، چنانچہ ایمان کی روشنی پانے والے علماء نے اس علم میں بلند مقام حاصل کیا ہے، ﴿وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا﴾، "اور اس سے ان کے ایمان اور فرمانبرداری میں ترقی ہوگئی".

لہٰذا میرے بھائیو! اپنے گِرد و پیش میں نظر دوڑائیے، اپنے چہار اَطراف میں موجود قدرت کی نشانیوں میں غور و فکر فرمائیے، تو ذَرّہ ذَرّہ پتّا پتّا آپکو ایک خالقِ عظیم اور قُدرت و حِکمت والے رب کے وجود پر دلیل و بُرہان نظر آئے گا، جنکو نہ شُمار کیا جاسکتا ہے، اور نہ ہی اُنکا مکمّل اِحاطہ کیا جاسکتا ہے.

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ فَاسْتَغْفِرُوهُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْأَحَدِ، الْفَرْدِ الصَّمَدِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ صَلَاةً لَا يُحِيطُ بِهَا عَدَدٌ.

أَمَّا بَعْدُ: **عزیزانِ محترم، اَصحابِ ایمان!** اللہ تعالیٰ کی تخلیقات میں اُسکی حکمتِ بالغہ کا پایا جانا بھی اُسکے وجود کی ایک دلیل ہے، لہذا کائنات کی کسی بھی چیز پہ آپکی نظر پڑے تو اُس میں غور فرمائیں، آپ پر یہ راز کُھلے گا کہ ہر چیز ایک مخصوص غرض کے لیے پیدا کی گئی ہے، اور ہر شئے کا وجود لازماً کسی خاص حِکمت سے آراستہ کیا گیا ہے، رب تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا﴾، "سو کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار پیدا کیا ہے"، میرے بھائیو! ذرا سوچیے، اگر آپ کسی ایسے گھر میں داخل ہوتے ہیں، جِسے بہت عُمدگی و سلیقے سے مُرتّب و آراستہ کیا گیا ہے، تو کیا کوئی عاقل شخص یہ کہنے کی جسارت کر سکتا ہے کہ یہ سب کچھ خود بخود ہو گیا ہے؟ برادرانِ اسلام، غور فرمائیے! ہر مخلوق کی ہیئت و قامت، جِسم و حَجم اُسکے فرائضِ منصبی اور طرزِ مُعاشَرت سے سو فیصد مطابقت رکھتے ہیں، تو بڑی بابرکت ہے وہ ذات، ﴿الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ﴾، "جس نے جو چیز بنائی خُوب بنائی". علاوہ ازیں آپ دیکھیں، کہ جو بھی مخلوق

پیدا ہوتی ہے وہ اَپنا اُسلوبِ حیات اور اپنی طبعی خوراک کو پہچانتی سمجھتی ہے، سو پاک ہے وہ ذات، ﴿الَّذِي أَعْطَى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَى﴾، "جس نے ہر چیز کو اس کی صورت عطا کی پھر راہ دکھائی". عزیزانِ گرامی! کیا یہ ایک حِکمتوں والے رب کے وجود پر دلیل نہیں؟ کیا یہ ایک مُدبِّرِ عَلّام کے وُجود کی نشانیاں نہیں؟ ﴿أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ﴾، "کیا تم غور نہیں کرتے؟". شاعر کہتا ہے:

لِسَانُ الْكَوْنِ أَبْلَغُ نَاطِقٍ *** عَلَى أَنَّهُ الْبَارِي الْإِلَهُ الْمُصَوِّرُ
لَهُ كُلُّ ذَرَّاتِ الْوُجُودِ شَوَاهِدُ *** عَلَى أَنَّهُ اللَّهُ الْبَدِيعُ الْمُدَبِّرُ

کائنات کی زَبانِ حال سب سے بلیغ ترجمان ہے، کہ وہی ذات خالقِ حقیقی ہے، الٰہِ برحق ہے، اور صورت گر ہے، اور ہَستی کا ذرّہ ذرّہ اِس پر گواہ ہے، کہ وہی اللہ ہے، جو بدیع و مدبّر، سارے نظام کا چلانے والا ہے.

تو میرے بھائیو! اپنے دل کی گہرائیوں میں جھانک کر دیکھیں، آپکو ربّ کریم پر ایمان اپنی فطرت میں راسخ نظر آئے گا، تبھی تو بندہ مومن جب کوئی ایسی بات دیکھتا ہے جو اُسکے دِل کو چُھو جاتی ہے، یا اُسے حیرت زدہ کر دیتی ہے، تو اُسکی اَصل فطرت غیر اِرادی طور پر

پُکار اُٹھتی ہے اور اپنے ربّ کی تسبیح و تحمید بیان کرنے لگتی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ﴾، "اللہ کی دی ہوئی قابلیت پر جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے، اللہ کی بناوٹ میں ردّ و بدل نہیں". اور انسان کتنا ہی اپنے رب کی یاد سے غافل ہو جائے، مگر جب حوادثِ زمانہ اُسکے دامن َگیر ہو جائیں، مصائب و آلام اُسے گَھیر لیں، تو لا شُعور میں چُھپی فطرت اُسے یادِ اِلٰہی سے ہمکنار کرا دیتی ہے، اُسکا دل اپنے رب کی جانب کِھنچا چلا جاتا ہے، اور زبان اپنے خالق حقیقی سے فریاد کر اُٹھتی ہے کہ: یا اللہ، اے وہ رب، ﴿يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ﴾، "جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے"، ﴿وَإِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُونَ إِلَّا إِيَّاهُ﴾، "اور جب تم پر دریا میں کوئی مصیبت آتی ہے تو بُھول جاتے ہو جنہیں اللہ کے سِوا پُکارتے تھے".

جی ہاں میرے دوستو! یہ بے ساختہ پُکار و فریادیں ہمارے دلوں میں رَچی بَسی فطرت کی پُکار کا جواب ہیں، کیونکہ انسان کی رُوح اور اُسکی گہری اَندرونی پُکار و فریاد کو صرف اللہ کی ذات پر یقین اور اُس پر بھروسہ ہی سیراب کر سکتا ہے.

تواے بندگانِ رحمان! اپنے رب پر یقینِ کامل رکھیے، اپنے بچوں کے سوالات کو توجہ سے سُنیے، پھر اُنکی عَقل وفہم کے مُطابق اُنہیں تشفّی بخش جواب دیجیے، نرمی وشفقت سے اُنکے دلوں کو مطمئن کیجیے، اُنکے نُفُوس میں ایمان بالغیب کو راسخ کیجیے، اور اُنہیں رب تعالیٰ کی کائنات میں غور وفکر کی دعوت دیجیے؛ تاکہ وہ وَسوَسوں اور شُکُوک وشُبہات سے محفوظ رہیں، تباہ کُن اَفکار کی پُر خطر راہوں میں اُنکے قدم ڈَگمگانے سے بچے رَہیں، اور اُنکے دل رب تعالیٰ کی ذات پر یقین سے سُکون و اطمینان پائیں، اُنکا شعور ایمان کی روشنی سے مالا مال ہو، اور وہ اپنے رب کی جنت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں.

ایک دیہاتی شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ: زمین و آسمان کس نے پیدا کیے ہیں؟ پہاڑوں کو کس نے نصب کیا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ نے"، پھر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ارکان اسلام کی تعلیم دی، تو وہ ایمان لے آیا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ»، "اگر اس نے سچ کر دکھایا تو یقیناً جنت میں داخل ہو گا".

هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ دَوْلَةَ الْإِمَارَاتِ بِحِفْظِكَ، وَتَوَلَّهَا بِرِعَايَتِكَ، وَحُطْهَا بِعِنَايَتِكَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ. اللَّهُمَّ احْفَظْ بِحِفْظِكَ الشَّيخ محمد بن زايد رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، وَأَدِمْ عَلَيْهِ لِبَاسَ السَّدَادِ وَالْحِكْمَةِ، وَوَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخ زَايد، وَالشَّيخ رَاشِد، وَسَائِرَ شُيُوخِ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.